DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222637
UNIVERSAL
LIBRARY

ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه

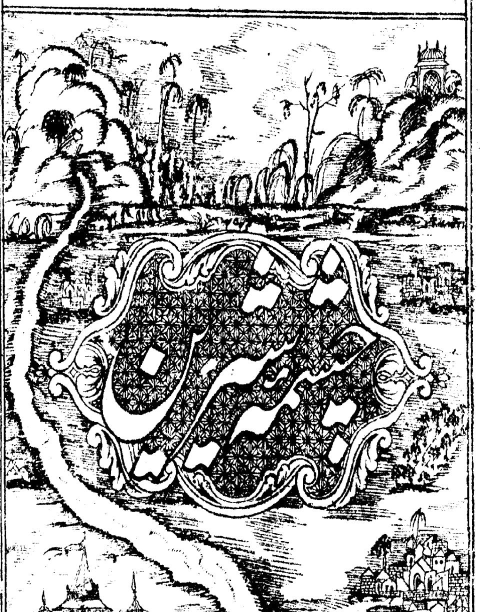

چشمہ شیرین

مطبع مصطفائی میں طبع ہو
دہلی مطبع مصطفائی محمد حسن خان ۱۲۶۳

۱۱۸۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد ہی اوس یگانی کو — جسنی پیدا کیا زمانی کو
جسنی مشتِ خمیر خاک کیا — اوس سی آدم بنا کی پاک کیا
جسنی دی نوح کو نجات و امان — از بلاہای شورش طوفان
جسنی آتش کو کر دیا گلزار — پیش روی خلیل عالی وقار
بادِ نی اوسکی حکم سی یکبار — کر دیا قوم عاد کو فی النار
قہرِ و غصہ سی جسکی وقتِ سحر — ہو گئی قومِ لوط زیر و زبر
غرق فرعون کو کر مع لشکر — کیا دریا کو اوسپہ نارِ سقر
اوسنی جس سی کہ انتقام لیا — ایک پشہ سی اوسکا کام کیا
اور جو داؤد اوسکا تہا محکوم — کیا آہن کو اوسکی ہاتہ مین موم
دی سلیمان کو اوسنی جاہ رفیع — کی سب جن و انس اوسکی مطیع
جسکو وہ راہ سی کری آگاہ — پہر اوسی کون کر سکی گمراہ
جسکو دی وہ ضلالتِ ابدی — پہر نہ اوسکا بنی کوئی ہادی
جس کسی کو کری وہ اپنا خلیل — پہر کوئی کر سکی نہ اوسکو ذلیل

تتمہ

ہوی جو اوسکا رندہ درگاہ
مار مار اوس ہوی وہ شاہ درگاہ
ایک کو تخت پر بٹھاتا ہی
ایک کو خاک میں ملاتا ہی
ایک کو دی ہی رتبہ عالی
ایک کو دی ہی گھر اور جاہ
ایک کو دی ہی قاقم اور سمور
ایک کو دی ہی کملی اور بوریا
ایک کو دی ہی ناز اور انداز

٢١

[illegible]

کوئی اوجلا ہوا کوئی میلا — کوئی مجنون ہوا کوئی لیلےٰ
کوئی یوسف بنا کوئی یعقوب — کوئی عاشق ہوا کوئی محبوب
کوئی وامق بنا کوئی عذرا — ہیر کوئی بنی کوئی رانجھا
ہی اوسی کا ظہور ہر شی مین — ہی اوسیکا حضور ہر شی مین
اوسکی قدرت غرض ہی رنگارنگ — ہی کہین لعل اور کہین ہی سنگ
ہی خذف وہ کہین کہین جوہر — ہی صدف وہ کہین کہین گوہر
کہین تریاق ہی کہین ہی زہر — ہی کہین لطف اور کہین ہی قہر
ہی زحمت اور کہین وہ ہی نمکین — ہی کہین تلخ اور کہین شیرین
ہی سفید و سیاہ زرد کہین — ہی کہین سرخ رنگ وہ رنگین
کہین صحرا مین وہ یبوست ہی — کہین دریا مین وہ رطوبت ہے
ہی کہین سرد اور کہین ہی گرم — ہی کہین سخت اور کہین ہی نرم
ہی کہین درد اور کہین صحت — ہی کہین رنج اور کہین راحت
ہی کہین وہ عرض کہین جوہر — ہی کہین اشک اور کہین گوہر
ہی کہین رشت اور کہین ہی خوب — ہی کہین طالب اور کہین مطلوب
کہین اکسیر ہی کہین ہی گرد — ہی کہین سرخ اور کہین ہی زرد
کہین جا کر وہ طور پر چمکا — کہین حسن بتان مین آجھمکا
جا بجا اپنی آپ سیر مین ہے — نور کعبہ مین نار دیر مین ہے
شکل یوسف مین ہی اوسیکا ظہور — اور محمد مین بس اوسیکا ہی نور
ہی وہ پروردگار کل معبود — بتا بتا کری ہی اوسکو سجود

مناجات

بخش اونکو جو ہین میری استاد
یا رؤوف رحیم رب عباد
نکلی جب آفتاب روز جزا
مجھہ پو سایۂ حبیب خدا

نعت پُربرکات سید المرسلین خاتم النبیین صاحبِ آیاتِ لولاک موجبِ علاماتِ افلاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وعلی اہلبیتہ

سرورِ کائنات ختمِ رسل
مشرفِ جزئیات مفخرِ کل
شہِ عالم محمدِ عربی
مکّی و ہاشمی و مطّلبی
ہی لقب اوسکا مصطفائی کا
برگزیدہ ہی وہ خدائی کا
ہی خدا عاشق اور وہ معشوق
کیون نہ ہووے وہ اشرف المخلوق
ہی وہ مظہرِ جمالِ ربّانی
ہی وہ مدرکِ کمالِ یزدانی
ہی وہ تریاقِ زہرِ مسموم
ہی وہ تفریحِ قلبِ ہر مغموم
ہی وہ حلّالِ مشکلِ دوجہان
ہی وہ مفتاحِ قفلِ خلد و جنان
ہی وہ محبوبِ بارگاہِ جلیل
بارگاہِ جلیل کا ہی خلیل
مہرِ حسن اوسکا جس گھڑی چمکا
شرم سی خور نی منہہ دکھلایا
کیون نہ بی سایہ ہو وہ پُرمایہ
ابرِ رحمت کا اوسپہ تھا سایہ
اوسکی حقمین ہی آیۂ لولاک
ہی اوسی سی نشانۂ افلاک
ہی وہی باعثِ زمین و زمان
ہی وہی باعثِ جن و انسان
کیا بتاؤن اوسی کہ ہی کیسا
نہوا ہی نہوئیگا ایسا
ہی یگانہ جو وہ خدائی کریم
کیا اوسکو بھی اوسنی دُرِّ یتیم

سلسلہ مین جو اوسکی ہی داخل | عاقبت اوسکو کچھہ نہین مشکل
اوسکا پوتا ہی سید عبد اللہ | ہی شہنشاہ وہ خدا آگاہ
اور اوسکا خلیفۂ اکبر | سید امجد علی لقب اصغر
وہ میرا رہنما ہی مرشد پاک | کیمیا وش ہی اوسکی در کی خاک
کیا کرون ظاہر اوس جناب کا راز | ہی وہی ناز اور وہی ہی نیاز
ہی منور وہ چہرۂ پر نور | نور دین کا ہی جسمین صاف ظہور
حق نما آئینہ ہی اوسکی جبین | دیکھنی والا اوسکا ہی مسکین

در مدح حضرت ظل سبحانی سایۂ یزدانی محمد اکبر بادشاہ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

سایۂ کردگار ظل اللہ | فخر سلطان محمد اکبر شاہ
تاجدار سریر ہندستان | باج گیر ولایت دگران
حامی سالکان مصطفوی | سرگروہ طریق مرتضوی
پشتی دین و بازوی اسلام | اہل شرع رسول خیر انام
ہفت سلطان مین ہی ہی اکبر | برق و خورشید جسکی تیغ و سپر
بس ولایت کو اوسکا نامہ جاہی | اوسکو ہر شاہ اپنی سر پہ چڑھائے
صاحب تخت و بخت و ملک و تاج | کیون نہ خاقانیون سی لیوی خراج
اوسکو کیونکر نہ کہی شاہ جہان | جسکی ادنی غلام ہون سلطان
بس جہانگیر ہی وہ شاہ زمن | کہ ہی فوج اوسکی سیکڑون پلٹن
کب ڈری وہ غنیم سی زنہار | جسکا جبریل ہو سپہ سالار
کیون نہ ہو فکر تلک سی وہ پاک | جسکا ہو لات ناظم املاک

5

حق رکھے اوسکو تا ابد قائم — با مراد و شاد و جاہ و حشم
اور جو وہ دار اوسکی ایک سی ہی — ہی سکندر نصیب و خوش اختر
ہمی اوسے کا تمام جاہ و جلال — ہی وسے ہی سبب مہیب اقبال
حق تعالی رکھے سلامت اوسے — باتجمل بشان و حشمت اوسے
تاکہ عالم مین یہہ کلام رہے — وہ ہمیشہ دنیا مین نیکنام رہے

دربیان تعریف و توصیف جناب عالی نواب جہانگیر محمد خان بہادر دام اقباله و اجلاله

عالم آرا فلک وشا نواب — ہی جہانگیر جس کا حسن خطاب
صاحب حلم اور اہل تمیز — ہی بکرایتی و ثروت کا پرویز
ہی شجاعت جسمین اوسکی نمود — اور لب پر ہی اوسکی بخشش و جود
لعل لب سیم تن گہر دندان — خردسن عقل پر بجت جوان
عاقل و ہوشیار و دانا دل — کاشف راز نکتہ مشکل
صاحب فضل و حلم و علم و عمل — ہمہ دان سخن عدیم مثل
قدردان قدر فہم قدرشناس — صدق فرما دوان و کذب اساس
نکتہ دان نکتہ سنج نکتہ نگار — لطف جو لطف خو لطیف شعار (عاشق شیرین ١٢)
تیغ زن تیغ دار تیغ گذار — شیردل تاج تاجدار سوار
ملک دہ ملک بخش ملک ستان — گنج بر گنج گیر گنج رسان
عادل و منصف و جہان پرور — داد گر داد رس کرم گستر
نہین دنیا مین کوئی اوسکا نظیر — ہی وہ بیشک امیران امیر

۶

ہی جو شیرین کلام تو سکین | آگی کہہ اسکی قصہ شیرین
سنکی جسکو ہو خوش ہر ایک شرر | تا بر آدی تیرا بہی مطلب کار

در بیان تمہید کتاب مسمی چشمہ شیرین مشتمل صفت تالاب عبرت چشمہ ماہتاب خصوص ذکر جمیل دیوان خوشوقت رای صاحب بہادر کہ سلسلہ جنبان نظم این فسانہ شیرین شدہ اند

ایک شب تہی جو چاندنی کی بہار | سیر دریا کو مین اوٹھا یکبار
بہت گیا ابر ہٹ گیا تہا سحاب | صاف تہا مطلع شب مہتاب
فصل تہی وہ زیب گل و ملی | گرم جوشی تہی بلبل و گل کی
رقص کرتی تہی موج باد نسیم | لخلخہ سا تہا عطر دان شمیم
تہا زمین سی فلک تلک یک نور | نور سی تہا خلا و کل معمور
تہا جہان مین کہین نہ گرد و غبار | ہان مگر تہا بخار بحار
نور افشان تہا چشمہ مہتاب | نور آگین تہا چشمہ تالاب
پہنچا آخر مین تا لب تالاب | تہا جو تالاب چادر مہتاب
سطح نوری تہا وہ ہر آئینہ | موج تالاب تہا ہر آئینہ
اوسمین مین دیکہتا تہا صورت حق | کہ وہ آئینہ تہا مجہی مطلق
آب اوسوقت ذوق شوقمین | ہر کو ہر سنگ سی ٹپکتا تہا
موج زن تہی ہوا باوج اوسدم | وجد مین تہی ہر ایک موج اوسدم
مرغ دریا تہی ذکر مین اوسکی | چشم گریان تہی فکر مین اوسکی
دود دہان کا بخار الفت تہا | دل ماہی مین خار الفت تہا
آئینہ تہی وہان ہر ایک صدف | چشم حق بین تہی سینہ پاک صدف

تہا ارسطو بہ پیش جسکی نگون
ہی بطبع المزاج بنک سیر
اوسکو کیا دی کوئی نصیحت کر
ہی وہ علامہ فن کا ایک
ہی وہ اخلاق و لطف مین سرگرم

7

کوئی پڑھ درد دردکی اشعار — پڑھکے سوتا تھا مضطرب ہر بار
کوئی پڑھتا تھا شعر میر خان — کوئی ناسخ کا مطلع دیوان
کوئی پڑھتا تھا بس قصیدہ ذوق — تھا کسیکو نصیر وسے ہی شوق
تھا کسیکو خیال سودا کا — سخن سوز پر کوئی غش تھا
کوئی پڑھتا تھا قطعہ جرأت — کوئی پڑھتا تھا صنعت رفت
مصحفی کا کوئی سخن سنتا — صفحہ دل پہ نقش تھا کرتا
کوئی پڑھتا تھا مثنوی حسن — کوئی کہتا تھا قصہ ہائی دمن
کوئی راقم تھا شعر انشا کا — کوئی حسرت کی بات کرتا تھا
تھی کسیکو بہت ہوس کی ہوس — کوئی آتش سے گرم تھا از بس
کوئی پڑھ پڑھ کی شعر گویا کا — قوت ایک ناطقہ کو دیتا
کوئی مسرور کی سخن سی بخوش — کوئی غافل کیے ذکر سے بیہوش
برق کی شعر سی کوئی بیتاب — مضطرب مثل قطرہ سیماب
منتظر تھا کوئی سخن کا میری — تا کتا تھا سخن وہین کا میری
کوئی ممنون کا بس ہوا ممنون — کوئی محزون کی شعر سے محزون
کوئی سخندان تھا بر کلام نظیر — کوئی گریان تھا بر سلام ضمیر
کوئی پڑھتا تھا مطلع رنگین — کوئی شعر مرصع مسکین
جب یہہ گرمی وہان سخن کی ہوئی — خود بدولت لی مثنوی تقی
ہاتھ میں اپنی لی پڑا اوسکو — فرق سی لی کے تا بپا اوسکو
گرم و کم سرد اوس مین شعر تھی اکثر — چاہا اپنا ہی جی اوسی سنکر

پدر اوسکا اگرچہ تھا عادل | عدل اپنے مین یہ بہی تہا کامل
اور اوصاف اوسکی مین بسیار | پروہ انصاف مین تہا یکہ کار
عدل چہوٹا سا اوسکا کہتا ہون | ہی بڑا نام جسکا تا اکنون
ایک بیٹا تہا اوسکا جانسی عزیز | نام تہا اوسکا خسرو پرویز
تہا وہ آداب علم مین یطاق | یعنی پرویز شہرۂ آفاق
تہا دلاور کہ رستم دستان | چہوڑدی جسکی سامنی میدان
حد سی افزون تہی اوسکی بخشش وجود | تہی اوسی جودسی بس اوسکی نمود
حسن مین اپنی وہ یگانہ تہا | اور علامۂ زمانہ تہا
تہا سخی اور بڑا عیاش | کیا کرون اوسکا وصف حسن معاش
آگی اوسکی تہی بزم عشرت جم | تہا تابوت خانۂ ماتم
فی روان سبکا اوسکو تہا | الغرض وہ کمال کا گہر تہا
ایکدن وہ بہین فصل بہار | گیا صحرا کو بہر سیر وشکار
یہ پلنگ وباز وشیرہ وببر | طیر اور وحش کو کیا نخچیر
تہا وہ مشغول صید مین گلفام | پہیلا عالم مین دام گیسوی شام
باز چشم سیہ اوڑا شب کا | سرخ چشم بہا رصید ہوا
شیر خورشید ہوگیا پنہان | ہوا آہوی ماہ جلوہ کنان
چہوڑا شب نی سیاہ گوش بکیار | ہوا خرگوش روز اوسکا شکار
کٹ گیا روز ہوگئی جب شام | نرہا پہر شکار کا ہنگام
ایک موضع کی متصل ایک باغ | تہا وہ باغ ارم کا چشم وچراغ

ہوا عوض مین اسکی بس بریم
مالک باغ کو دیا وہ غلام
اور دہقان کو رخصت دیا
اسپ کو ذبح کرکی
اور خسرو کو تخت
حق انصاف اسکو کہتی ہین
عادل ایسا اسکو کہتی ہین

حکایت اخلاق مین نوشیروان عادل

نام شاپور اوس جوان کا تھا
شہر چین خاص تھا وطن اوسکا

گو بظاہر لباس رکھتا تھا
لیک کوڑی نہ پاس رکھتا تھا

ظاہرا تھا غنی وہ ساکن چین
پر حقیقت مین تھا وہی مسکین

یک مکان مین وہ شہر کی اوترا
پھر تلاش روزگار رہا

پر نہ پوچھی کسی نی بات اوسکی
ہوگیا عرصہ [illegible] ازاتی

تھا جو اسباب ظاہری اوسکا
پھر قوت ضرور سب بیچا

صرف یون اوسنی چند ماہ کیے
پھر نہ رخت بہی پاس اوسکی

کرکی دروازہ بند غیرت سی
کام لینی لگا وہ عزلت سی

سوگئی تین جب اوسی فاقی
لوگ ہمسایہ کی یہہ کہنی لگے

تین دن سی اہی ہوا ہی کہ
کہ نہین اسکا در کہلا دیکہا

آکی ایک دو نی در پہ دستک دی
پر نہ اسنی سنی نہ اپنی کہی

پہنچی ہرمز کو پھر یہہ اوسکی خبر
سنکی یہہ شاہ ہوگیا مضطر

آیا اوس جا پہ آپ ہوکی سوار
کیون نہ خوابیدہ بخت ہو بیدار

کیون نہ وہ شخص مرتبہ پاوی
جسکی در پر شہ زمان آوی

ہی قناعت کا مرتبہ اعلا
دی ر[illegible] یون کا ہی سخن بالا

ساتھہ اوسکی جو تھی کئی دانا
کہول در اوسکی نبض کو دیکہا

دیکہہ کر نبض بولی یون حاذق
مرض جوع اسی ہی اب لاحق

دیجیی اسکو شراب اور غذا
لائی اصلاح پر مزاج اوسکا

پھر یہہ سلطان نی اوسکو فرمایا
کیون نہ تو بارگہ تلک آیا

رحم بس بادشاہ کو آیا | بہر تخلیص جو حکم فرمایا
کر کی اوس قید سی رہا اسکو | بس ولی عہد خود کیا اوسکو
ایسی سے امان جہان مین کم ہو گئی | جیسی خلاق و عدل اسمین تہی
بعد چندی غنیم مرگ آیا | روی صعب اپنا اسکو دکہلایا
کر ربی ... او سکو در تاراج | آیا خسرو کی ہاتہہ تخت اور تاج
جیسا اوسکا تہا باپ اور دادا | یہہ بہی ویسا ہی بادشاہ ہوا
بلکہ کچہہ اونسی بہی ہوا بہہ دو چند | کر دیا سبکو لطف سی خرسند
کر دیا سبکو مال دیکی مطیع | کہ ہی بخشش کا سب سی رتبہ رفیع
لی ہی زر کام دوست دشمن سے | تیغ زر کی ہی سخت آہن سے
اپنی ہی جو کری کوئی تعمیل | ہو نہ ہرگز جہان مین خوار و ذلیل
شاہ خسرو نی جب جلوس کیا | کیا شاپور کو وزیر اپنا
بی صلاح اوسکی کچہہ نہ کرتا تہا | نام پر جسکی وہ بہی مرتا تہا
اسقدر اوس نی انتظام کیا | باپ دادا کا نیک نام کیا
کیا لکہون قصہ اوسکا بس ہی طویل | کہ زمانہ بہی کر رہا تعجیل
اب اسمین ہنین ہی بی بر بنا | آگی اسکی بہی اور ہی کہنا
لکہہ وہ میٹہی کلام اپنی سکین | گوش و لب جس سی سبکی ہون شیرین
شکل تسخیر ہین تیری باتین | جان تصویر ہین تیری باتین

آغاز داستان شیرین کہ سیمران و مہین بانو نام او بود و والی ارمن و ایران و دختہ ہارون شاہ

نام ہین اوس صنم کی یہہ تینو | سیمران نام محض ہی اوسکا
مہین بانو ادب سی اسکو کہا | اور کہتی ہی اس لیی شیرین
کہ کمال اوسکا تہا سخن شیرین | وجہ تسمیہ اوسکی ہی یہہ صحیح
ہی وہ شیرین کلام بسکہ فصیح | جس سی ... کوئی کلام کیا
... ہی بات مین غلام کیا | ... شکر لب کی کیا کہون مین بات

ہوشیار اور مزاجدان تہی وہ	ایک علامۂ زمان تہی وہ
ساتھ اوسکی مدام رہتی تہی	رات دن صبح و شام رہتی تہی

در صفت حسن شیرین

رہتی شیرین شکار مین دن رات	کرتی باغ و بہار مین اوقات
تہا وہ حسن لطیف اور شیرین	تہا وہ جوبن ملیح اور نمکین
جس طرف کو وہ یک نگاہ کرتی	سنگ ہو تو بہی ایک آہ لی دیا
دیکہی اوس سر کی جس غزنبی بال	ہوگیا اوسکا سر بہرا اوسکو وبال
جسنی دیکہی وہ جنبش ابرو	زخم شمشیر کا لگا اوسکو
جسنی وہ زلف پرشکن دیکہی	پیچ کہانی لگا بس اوسکو جی
پڑگئی اوسکی آہ جسکی نگاہ	ہوگیا دانۂ سپند وہ آہ
جسنی دیکہی وہ نرگس فتان	نرگس آسا وہ رہگیا حیران
جسنی دیکہا وہ نشتر مژگان	صاف پڑا اوسکی کہل گئی رگ جان
دیکہا جس شخص نی گل رخسار	سینہ گل کہا کر دیا گلزار
جسنی دیکہی وہ گوہر دندان	دانت پیسا کیا بصد افغان
دیکہ لی وہ دہن کبہو جو کوئی	غنچہ ان اوسکی ہوئی خون جگر
دیکہی گردن کی اوسکی جو دوڑ	کاٹی حبل الورید جان توڑی
* جسنی دیکہی وہ نازک اوسکی ہاتہ	دست بر زانو رہگیا ہیہات *
جسنی دیکہی وہ نازنین بازو	پڑا اوسکی ہات مین قابو
دیکہی اوسکا اگر کوئی سینہ	ہاتہ ہوا اور سنگ بر سینہ

12

در بیان فریفتہ شدن خسرو با استماع جمال و جمال آن شیرین مقال

[illegible]

راز دل کا دہان پر آیا / حرف مطلب زبان پر آیا

محرم راز تہا جو اوسکا وزیر / یعنی شاپور صاحب تدبیر

وسسی کہنی لگا وہ عشق آگاہ / با تاسف بدرد و نالہ و آہ

کہ لگا دلمین تیر الفت کا / ہوا مین تو اسیر الفت کا

سلم دی کہ ہو طیار / خواہ پیادہ ہوا و سمین خواہ سوار

اسکو لانا مجہی یہان یکبار / جان شیرین و کرنہ ہی دشوار

صلح کر ہو گئی تو اچہا ہی / ورنہ لڑ بہڑ کی اوسکو لانا ہی

کیعنی وہ کام جس سی یار ملی / خاک مین اس سی گو دیار ملی

ملک و مال ہی اوسیکی سبب / ہی سب آرایش اوس پری کی سبب

وہ نہو وی تو پہر نہین آرام / تلخ شیرین بغیر ہی سب کام

سنکی شاپور نی دیا یہہ جواب / اسمین شہ کی نہین ہی رای صواب

کہ مبادا بمقابل شیرین / ہو وی شاید نہ شاہ فتح قرین

تو ذلت کمال ہی شہ کو / ایسی صورت خدا نخواستہ ہو

ان پہ یہہ خاص و عام کی حرف / ہو وی جاری کہ اوسکے ہی شگرف

لوز نون سی بہادری یہہ ہوئے / فوج یک لخت ماردی شہ کی

ہاتہہ آدی نہ گوہر مقصود / اور ہو لعل سلطنت مفقود

یہہ صلاح قصور دولت ہی / اسمین عزت نہین ہی لذت ہی

ہان مگر ایک اسکی ہی تدبیر / کہ پہر شکل شہ کی ہو تصویر

تجہہ سا کوئی نہین جہان مین حسین / ہی تو ہی خسرو واسطی شیرین

۱۳

کہا شیرین نی دیکہ کیا ہی چیز | جسکو تم نی بہیا یا ہمسی عزیز

کہا شاپور نی امانت تہا | اسکو دکہلایا ایک خیانت ہی

اور بہی اسکو ایک شوق ہوا | اسکی نظارگی کا ذوق ہوا

کہا شیرین نی کیا قباحت ہی | دیکہنی مین نہین خیانت ہی

عذر بیہودہ اور اوسنی کیا | پہر ورق ہاتہ مین وہ اوسنی دیا

جب کہ تصویر بی حجاب ہوئی | جان شیرین پر اضطراب ہوئی

دیکہہ صورت کو اوڑ گئی ہوش | شکل تصویر رہ گئی خاموش

تیر الفت کا ایک لگا دل مین | لب سوفار ہو گیا دل مین

عشق نی آخر اپنا کام کیا | عیش شیرین کو تلخ یکسر کیا

دل ہی دل مین کہا یہ ... | کی عبث مین نی اس ورق پہ نگاہ

جمع کر اپنی منتشر اوسان | بولی ای تاجر عزیز از جان

کسکی ہی یہہ شکل جان و دلکش ہی | جسکی دیکہی سی دلمین آتش ہی

بولا خسرو ہی نام اوسکا | شاہ نوشیروان کا ہی پوتا

ایسا رکہتا ہی جاہ اور جلال | ایسی ہین اوسمین وصف اور کمال

نام اوسکا تو اوسکو تہا معلوم | ہوئی وہ شکل بہی غرض معلوم

اور بہی شوق نی لیا اوسکو | عشق نی مضطرب کیا اوسکو

نسترن بو سی حال دل کہکر | کیا آراستہ غرض لشکر

(نام خواص) ایک بہانہ سی فوج و لشکر کی | کر دیا کوچ سمت خسرو کی

در بیان آگاہ شدن خسرو ازین مژدہ جان بخش

کہا وہ حوض جو تھا نب پر — انس و جہان کا وہی شربت ہے
اسنے چاہا کہ جادہ پر چلیے — پیکی ایک جام راہ پر چلیے
راہ اوسنے کیا ارادہ باغ — کہ کہین سرد ہو جگر کا یہہ داغ

بیان ناگاہ شدن ملاقات شیرین و خسرو و بیہوش افتادن ہردو و رسیدن ہردو لشکر و بہوش آمدن و مراجعت نمودن بعد نکاح بمداین

ساقیا دی وہ شربت رندانہ — جس سے بیہوش ہو در و دیوار
یہہ ادہر سے اودہر سے وہ آئی — شوق نے طرفہ شکل دکہلائی
راہ پر جبکہ وہ دو چار ہوئے — تیرہای نگاہ پار ہوئے
عقل نے اوسکی اسکو پہچانا — عشق نے اسکی اسکو پہچانا
دونوں نے غش کہا کے گر پڑے اکبار — نقش دیوار ہو گئی لاچار
پیاس کو اوسکی پیدا نہ ہوئی تسکین — آب جو آئے چشمۂ شیرین
ہو بسر داغ اوسکا کسطرح سے وہ داغ — کہ تھے اغیار باغ میں وہ غیرت باغ
رہے بیہوش وہ کہون کب تک — دونو لشکر بہی آگئے جب تک
فوج لشکر نے انتشار کیا — خلق نے اپنا اپنا کار کیا
باغ کی سمت کوئی آنے لگا — جانب چشمہ کوئی جانے لگا
اسپ ہر ایک کا تہان پر آیا — وای ویلا زبان پر آیا
ہوئی ان دونوں کی خبر سبکو — سب گئی بہول اپنے مطلب کو
لشکرین نے بسرعت اوشاپور — گئی دونو جہان تہی وہ رنجور

ولیک خدمت مین تہین ہزار کنیز / صاحب حسن اور اہل تمیز

تہی ہر ایک ناز اور ادا مین گرم / سخت دل اور بسکہ صورت نرم

تہا خورش شیر جان شیرین کا / وہی شرب مدام اوسکا

در بیان آزرده شدن شیرین بسبب عدم رسیدن شیر از چراگاه که از قصر بسیار دور بود و آگاه شدن [illegible] و اظهار کردن وصف فرهاد عشق آباد

جام ساقی دے آب محبت کا / کہ وہ تہا ہی سبب محبت کا

ایک دن شیرین ہوئی تہا ناچیز / ہوئی شیرین ملول اور دلگیر

سب کنیزون نے یہی کیا شکوہ / کہ ہی بس دور شیر کا چشمہ

سمن شاپور ان سنا فرین / یہہ تفتیش خاطر شیرین

دیکہہ کرکے کمال گہبرایا / گل خسار اوسکا مرجہایا

کہا کچہہ خیر ہے پری پیکر / کس لیے ہی اور اس امر [illegible]

ہی تو ہی تاج و تخت کی مالک / ہی تو ہی جاہ و تخت کی مالک

کیا ہی وہ بات جس سے ہی غمگین / اگر خبر اوسکی مجکو اے شیرین

کہا ہی خیر کچہہ نہین افسوس / لیک ایک شیر سے ہوئی مایوس

شیر بوقت سے ہی جو رنجور / کہ چراگاہ ہی یہانسے دور

کیا کہون آہ سخت مشکل ہی / کہ یہہ کم بخت کوہ حائل ہی

ایسے ایک نہر سمین بن جاوے / شیر جو بکری وہانسے یہان آوے

تاکہ سلطے چراتی گہر مین ہون / جانور گو کہ کوہ و بر مین ہون

١٦

17

تیشہ جب وہ اوٹھاتی عالی فن — ساتھ ہی اوسکے کوہ ہی دشمن
کوئی مرمر کی ایک تو دی سناب — توڑ ڈالی وہ کوہ یک فرسنگ
ہاتھ مین اپنے گر وہ تیشہ لیے — بے ستون کو بھی بے ستون کر دے
جیسے شیرین نی یہہ فرمایا — تھی وہ ایسا تو جلد اوسکو لا
تسلیم اور بجا آداب — کی اجازت چلا وہانسی شتاب
کر کی اوسکو تلاش جب پایا — حکم شیرین تمام فرمایا
اور کہا ہین بڑی بس اوسکی تخت — یاد جسکو کری وہ صاحب تخت
کسکی ہمت ہین اوسکی ہی تقریر — غیر از حسن منشا تقدیر
قصہ کوتہ وہ صاحب صنعت — شاد شاد آیا تا در دولت
[illegible] ڈیوڑھی پہ جا کی [illegible] — عشق بھی آلگا [illegible]

در بیان تشریف آوردن جناب معلی القاب غارتگر سرود و شہ تسلطان عشق و تاراج کردن کشور آرام فرہاد محنت آباد

[illegible] جلد کر مجھی اب اسیر عشق — آمد عشق مین نہین کچھ دیر
وقت وا اندازہ ڈھونڈھتا تھا عشق — کچھ سبب تازہ ڈھونڈھتا تھا عشق
اپنی تدبیر مین لگا تھا عشق — سر پہ ایک کوہ کی کھڑا تھا عشق
ایک دو کو نہ جب تلک پھیرا — چین ہرگز نہ عشق کو پھر آئی
نیک و بد کی نہین ہی اسمین تمیز — خواہ زلیخا ہو اسمین خواہ عزیز
عشق کا سب ہی عزیز نسبت ہے — اس گھرانی کا او مشرب ہے

[illegible]

سوز پروانہ ساز بلبل ہے — ناز گل اور نیاز بلبل ہے
دیر میں ہے کبھی حرم میں کبھی — شیخ میں ہے کبھی صنم میں کبھی
مظہر حق ہے یہ ہر آئینہ — جلوہ گر اس سے ہے ہر آئینہ
جابجا اسکی ایک حرارت ہے — سنگ میں بھی بھری شرارت ہے
بس گران ہے پہاڑ الفت کا — بیستون بھی ہے اک آیت
الغرض عرض بیگ لی جا کر — کی بصد عجز و انکسار خبر
جان فدا بادای یگانۂ عصر — کہ وہ موجود ہے یگانۂ عصر
خادمان حرم سے یہ بولی — پس پردہ اسکو ذکر سے
بیٹھی ہے آپ بھی وہ صاحب ناز — کرسی ناز پہ بصد انداز
درمیان ایک حجاب حائل تھا — پس پردہ وہ نیم بسمل تھا
جو مکان اب اوسے نصیب ہوا — وہ مکان شہ کو کب نصیب ہوا
عطر سے پردماغ تھا فرہاد — کیا کہوں باغ باغ تھا فرہاد
دل میں کہتا تھا اپنی یہ شیدا — پردۂ غیب سے ہو گیا پیدا
دیکھیے کیا ظہور میں آوے — غیب سے کیا حضور میں آوے
اوسنے درج دہن کیا جو باز — سخن دُر فشان کیا آغاز
قفل گنج کلام کا کھولا — باب دار السلام کا کھولا
کچھ شکر ریز جب کلام ہوا — کام فرہاد تلخ کام ہوا
کہتی کہنے نہ پائی اپنا وہ کام — کہ ادھر اسکا ہو گیا بس کام
سنتے ہی کیا کہوں وہ خستہ جگر — کھا کے چکر گرا زمین اوپر

[illegible]

مینی شاپورسی کیے امعلوم | تیری اوصاف سب ہوی مفہوم
تو بجالای کر یہہ میرا کام | تجکو دون مین خراج ملک انعام
مجکو درکار ہی یہان ایک نھر | نل آب او سمین شیر کہاوی
ہی چراگاہ یہانسی دو فرسنگ | ایسی تدبیر سی تراش تو سنگ
کہ وہ تسنیم تا حرم وی | مثل نور او سمین شیر لہراوی
اتنا ہوگا تجہی عطا انعام | کہ نہ تا عمر پہر کری کچہہ کام
اسنی جو سخت کام اوسی کہا | ہی تامل قبول اوسنی کیا
کر کی اسکو قبول کہنی لگا | ہو کی خوش وہ ملول کہنی لگا
دو بتا مجکو اوس مکان کا اب | کہ وہین کاٹون جاکی روز و شب
جب تلک آ آئی چشمۂ شیرین | تلخ ہی مجکو ہی جان شیرین
اون یک مہ مین مثل ماہ آوی | تا کہین جملہ شیر جاہ اوسی

دربیان عاشق شدن فرہاد بر آواز شیرین و کندن چشمۂ شیر بحکم آن شیرین لقب

سا قیا دی وہ اب پیالۂ | جس سی دیکہون بہا چشمۂ شیر
الغرض وہانسی وہ بعشق آگاہ | ہو کی رخصت چلا بنالہ و آہ
ساتہہ لی اپنی وہانسی ایک محرم | بتلاش سراغ غول غنم
پہنچا بر جای چشمۂ شیرین | یعنی جس جا تہا گلہ شیرین
دلمین اپنی کہا کہ ای فرہاد | کسطرف سی اسی کرون ایجاد
یون اگر کہودی تو یون جاوی | یون اگر توڑی تو یون آوی

[illegible]

بولی وہ کیا ہی آدمی ہی یہہ — کام انسان کا نہیں ہے یہہ
وہ تو کیا اوس مکان آہی — آفت ایک اوسکی جان پر آئی
یہہ لگی کہنی اوس سی غیرت سی — آفرین مرحبا جزاک اللہ
قول کو اپنی تو بجا لایا — مرحبا شیر خو بجا لایا
خوش ہوئی ہین کمال ہی فرہاد — چاہیئی اسمین تو بہی ہو آباد
شیر جو یہہ ہوا چشمۂ شیر — نور کی قصر تک ہی ایک لکیر
فیل تہا کوہ عاج تہی وہ نہر — شیر ماہی تہی اوسکی ہر یک لہر
چشمۂ شیر تہا وہ نور بہشت — ہو گی جن جبین حور بہشت
دیکھہ اوس سلسبیل کو شیرین — ہو گئی اوسدم زبس سرور آگین
کان سی اپنی یہہ لعل و گہر — کہول کر اوسکا ہاتہہ پر رکہہ کر
کی اشارت کہ لی اسی فرہاد — ہی یہہ ایک خراج ملک و بلاد
کوہ کن نی ادب بجا لاکر — ہاتہہ سی لی وہ آکی پاؤں پر
اور کہا یہہ رہین حضور کی پاس — مجکو ہر سنگریزہ ہی الماس
جو جواہر کہ ہو درخشندہ — گوش محبوب مین ہی زیبندہ
جو کہ اشیا جہان مین ہی خوب — ہی سزاوار زینت محبوب
چاہیئی لعل تاجدارون کو — چاہیئی خاک خاکسارون کو
جو کوئی ساکن بیابان ہو — اوسکو یاقوت داغ حرمان ہو
خستہ دل ہو جو ای سرایرین — اوسکو لخت جگر ہی لعل یمن
جو کوئی ہووی خستہ جان و جگر — اوسکو ہی سنگ شک سلک گہر

الغرض دیکھ صورت شیرین | تہا کا صحرا کی سمت جان حزین
کوہ کو چہوڑ دشت مین آیا | حرج کی طرح گشت مین آیا
ہر مغیلان کو آشنا سمجہا | ہر بگولی کو دلربا سمجہا
آہ و نالہ تہا ہمنشین وہان | نام شیرین تہا آشنائی زبان
شیر و دد ہمدم و شفیق اوسکے | وہی محرم وہی رفیق اوسکے
غول آہو کی ساتہہ پہرتا تہا | گاہ اوٹہتا تہا گاہ گرتا تہا
یاد کر کی اوسکی گیسو کو | چوم لیتا تہا شاخ آہو کو
چشم کا اوسکی جو گذرتا خیال | دیکہتا غور سی چشم غزال
جب مژہ کا تصور آتا تہا | خار آنکہون سی وہ لگاتا تہا
جب خیال اوسکی چال کا آتا | کبک کی پاس کو وہ پہرجاتا
یاد آتی جب اوس صنم کی کمر | دیکہہ لیتا پلنگ کو جاکر
جب گذرتا خیال مین وہ تل | دیکہہ لیتا وہ داغ اپنا دل
سرو قامت جب اوسکا یاد آتا | بس بگولی ہی کو چمٹ جاتا
مارا مارا پہرے تہا صحرا مین | بس بچارا پہرے تہا صحرا مین
جب دل بیقرار گہبراتا | کوہ پر گاہ ٹہر ٹہر آتا
کتنا دل کو وہ زار بہلاتا | نہ بہلتا ہزار بہلاتا
داغ دل داغ رشک لالہ تہا | نہ تہا صحرا وہ باغ لالہ تہا
اوسکو جسوقت بہوک لگتی تہی | پہانکتا تہا وہ باد جنگل کی
جبکہ ہوتی تہی اوسکو خواہش آب | اشک پیتا تہا جا کی سمت سراب

اور کہا بموج چشمۂ شیر · پھیری جانب سی کیجیو تقریر
دم بدم تیرا نام لیتا ہی · نام یہ تیرا ہی جان دیتا ہی
یاد تجھکو بھی ہی کسی کے یہ · جانتی ہی کسیکی جی کی کچھ
خوش ہی دہان تو زبادہ گلگون · کانۂ چشم مین یہان ہی خون
ہای یہہ کب خدا کا ہی انصاف · اوبت سنگدل العشق معاف
تو رہی قصر سنگ مرمر مین · اور پھری مارا مارا یہہ بر مین
تیری پہلو مین او ستم انگیز · نہو فرہاد اور ہو پرویز
نام شیرین کو کرکی وردِ زبان · ہونا پھر وہان سی سوی غمزدگان
آہ و نالہ کو گرم کرتا تھا · ال کو رو رو کی نرم کرتا تھا

در بیان مشہور شدن فرہاد در عشق شیرین و خبر یافتن خسرو از بیباکی او

ساقیا دی وہ بادۂ انگور · جسکی مستی ہی عشق مشہور
دی وہ جام شراب تو ہوئے · حسن کا ہر ایک ہو تماشائی
ہو اجسدم یہہ شور در آفاق · کہ ہی شیرین کا کوہکن مشتاق
شہر اس بات کا جہانمین اوٹھا · طشت خورشید آسمانسی گرا
عشق پردہ نشین کا فاش ہوا · شیشۂ شرم پاش پاش ہوا
عشق نی اپنا رنگ جتلایا · حسن نی اپنا رنگ دکھلایا
لاکھ پردہ مین گر یہہ ہو غماز · کھولدی ایک دم مین یہہ سو راز
نشۂ عشق و کیفیت می کے · ہضم ہووی نہ یہہ کسو سی کبھی

جان سے اپنے تنگ آیا ہے — اوسنے شیرین پہ زہر کھایا ہے
جب کہ خسرو کو یہہ ہوا معلوم — بس غضبناک وہ ہوا مغموم
سوز صد قہر شعلہ خیز ہوا — اور وہ شعلہ شرار ریز ہوا
سوز غیرت نے کردیا دل گرم — اور بہڑکی جگر مین آتش شرم
ایک تحیر مزاج پہ آیا — اور تغیر مزاج پہ آیا
کہ عجب آدمی ہے یہہ بی باک — ایسا ہوگا کوئی نہ زیر سماک
کہ نہ وہ شاہ اور گداسے ڈرے — خلق سے اور نہ وہ خداسے ڈرے
قہر سلطان جو جوش پر آیا — قتل فرہاد دلمین ٹھہرایا
گو وہ بیشک رقیب تہا اوسکا — وصل جوئی حبیب تہا اوسکا
کسطرح سے نہ دل کو آگ لگی — یار سے غیر کے جو لاگ لگی
ایسے کرنی لگا وہ یہہ تقریر — کیجیے اوسکو جو بے شمشیر
ہے جو وہ ناتوان میرا ہمسر — لگی آہ جو نئے کو ہین مگر اب پر
جب تلک اوسکو نہ کرلون تیر آمیز — نام رکھون نہ خسرو پرویز
یہان تلک نابکار آوے تو — شکل اپنے ذرا دکہاوے تو
عشق کا سب مزہ نکل جاوے — پہر نہ الفت کا نام یاد آوے
سچ یہہ تمثیل ہے بقول کسے — بہوت بہاگی ہے مار کے آگے
شہ تہا قہر و غضب مین جوش افزا — تہے سب استادگان جمع اوسجا
ایک دانا نے پہر قریب آکر — عجز و آداب سب بجالاکر
کہ اگر پاے شہ سے جان کی امان — تو یہہ بندہ ہو کچھ بعرض رسان

ساقیا دی وه جام بادهٔ فاش — جس سے عاشق کی ہوی ہوش کو تلاش

کئی جاسوس شاه نی بھریاد — از برای تجسس فرہاد

ہر نظر باز تیز دان ہشیار — یک یک جاسوس آزموده کار

ہوی حاضر وه بارگاه مین بس — منتخب اونمین سی کئی تھی دس

اور یہ فرمایا شاه خسرو نی — کہ جا آزرده کوہکن ہووی

جبکه تمکو ملی وه سوخته جان — کیجیو ہر طرح اوسکا اطمینان

ما بدولت کا پہلی کہنا سلام — بعده آرزو ہی شوق تمام

سنکے صنعت کو تیری ای نحریر — دیده آرا سوا ہی شوق حضور

تیری ملنی کا شوق ہی شه کو — دید کا تیری ذوق ہی شه کو

کہ ہی درکار ایک نئی تعمیر — بہر شیرین لب و شکر تقریر

کام ایسا تجھی شاه لیوی گا — خوب انعام تجھکو دیوی گا

دم دلاسی سی اوسکو یہان لانا — کچھ نه اوس خسته جان کو گھبرانا

دیکھیو بیستون نه فرہاد — لائیو تا حضور اوسکو شاد

کوه کن کو جو کوئی لاویگا — مال و جاگیر یہان سے پاویگا

حضرت بارگه سی سن ارشاد — ہوی راہی بجستن فرہاد

نکلی باہر کو جب زمین حضور — آ جلد اونکی پاس ہر شاپور

کہا لینا وہان سراغ اوسکا — وہی جنگل ہی خانہ باغ اوسکا

وہان نه پاؤ تو اوس جگہه جانا — دیکھا اوسی جا کو پھر اودھر آنا

وہی محل خرام ہی اوسکا — وہی صحرا مقام ہی اوسکا

اوس جگہہ کا بتایا گیا وو | کہ جیسی دیکھہ اوسی ہول کو ہول
آسمان سا وہان تہا اکدرخت | چڑہ گئی اوسپہ دل گرا یا کرخت
یک نظارہ وہانسی دوڑایا | عاقبت ایک جوان نظر آیا
شکل ہی اوسکی بسکہ ہیبت ناک | اور سر پر اوڑا رہا ہی خاک
ڈرتی ڈرتی گئی یہہ اوسکی پاس | لرزہ تن مین انہونکی دلمین ہراس
دور سی اوسکو جہک سلام کیا | اور شیرین کا کچہہ کلام کیا
ذکر شیرین کو سنتی ہی فرہاد | بستر خاک پہ گرا ناشاد
اوٹہہ کی پہر اونکی پاؤن چوم لیے | اور ہزارون ہی اونکو سجدے کیے
رویا پہر بس وہ عاشق ناشاد | سب یہہ سمجہی کہ ہی یہی فرہاد
اوسنی درد و حال اپنا کہا | روتی روتی اونہین بہی غش آیا
عشق اثر اپنا جب دکہاتا ہی | دشمنون کو بہی پہر لاتا ہی
عشق کامل ہی منزل یہہ اوست | اسلئی آگہی ایک دشمن و دوست
پہر ہوی اوس سی ہم سخن یہہ سب | لطف فرمائی کوہکن یہہ سب
پہلی اسکو سلام شاہ کہا | بعد اوسکی پیام شاہ کہا
اور کہا بسکہ ہی تیرا مشتاق | وہ شہنشاہ صاحب اخلاق
بولا شہ کی مجہی ہی کیا پروا | آپ ہی شاہ ہون مین آپ ہی گدا
نام شیرین مجہی کفایت ہی | یاد اوسکی کمال دولت ہی
پہر دلاسا انہون نی اوسکو دیا | اور کچہہ ذکر اوسکی دشت کا کیا
مشتمل کر بیان شیرین کا | ذکر لا درمیان شیرین کا

در بیان آوردن فرہاد ... سوال و جواب ... کردن

کہا کیسی ہے وہاں کی عقل و تمیز — کہا بہتر ز دانش ہمہ چیز
کہا کرتی ہیں کیا وہاں سب کار — کہا مشق تصویر دلدار
کہا کیا خلق کا ہی وہاں مذہب — کہا اکثر ہیں وہاں جنون مشرب
کہا وہاں کیا ہی اکل و شرب بشر — کہا لخت دل و خون جگر
کہا کیا ہی لباس خلق وہاں — کہا تن زیب جامہ عریان
کہا خلقت کا کیا ہی وہاں زیور — کہا سلک سرشک شاب گہر
کہا وہاں کیا ہی جاہ و حشم — کہا ادنی کو وہاں ہی شوکت جم
کہا کیسی ہی وہاں کی آبادی — کہا ہر مرد و زن ہی فریادی
کہا کیسا ہی بند و بست وہاں — کہا ہر خانہ غیرت ویران
کہا کیا خوب ہی وہاں کی زیب — کہا بیشک نہیں ہی شمین
کہا گر وہاں کوئی غنیم آوے — کہا فی الفور وہ انسی زک پاوے
کہا کیسی ہے وہاں کی فوج و جوان — کہا بسیار خوب اہل فغان
کہا کیا ہی وہاں سلاح سپاہ — کہا تیغ فغان و نیزہ آہ
کہا کرتی ہیں کیا وہاں صنعت — کہا کرتی نہیں ہیں جز الفت
کہا الفت نہیں ہی نیک کسب — کہا کرتی ہیں سب کو عالی حسب
کہا کیا چیز ہی جہان میں خوب — کہا نظارہ رخ محبوب
کہا الفت میں سخت زحمت ہی — کہا عاشق کو عین رحمت ہی
کہا رہتا ہی پہر تو کیون غمگین — کہا از بہر خاطر شیرین
کہا شیرین کا کیا ہی تو شیدا — کہا صد شکر داشت یاد

[illegible]

کہا شیرین سے اب تو کر پرہیز — کہا یہہ کام اب کرے پرویز
کہا کر ترک اوسکو اے نادان — کہا یہہ ہوگی عادت سلطان
کہا چل دور دل برنج گرو — کہا تو ہی سرک پرے خسرو
کہا بس بس گدا بحال ایستاده — کہا چپ چپ نہ مغز کہا اے شاه
کہا خاموش رہ نہ بک بسیار — کہا بیہودہ تو نکر تکرار
عاقبت تنگ ہوگیا خسرو — سنکے یہہ ڈہنگ ہوگیا خسرو
کہا اس خسروی مین زیر سماک — ایسا دیکہا نہین کوئی بیباک
اول بے حاضر جواب شوخ زبان — ایسا کوئی نہو نگا انسان
جب کہ باتون مین بہی نہ وہ آیا — مہر زر و سیم اوسکی آگے رکہا
بلکہ لعل اور گوہر نایاب — اور سپہ افزون کئی برای صواب
کہا فرہاد اب تو اسکو لے — اور استیفا عاشقی کو دے
اوسنے اوسپر ذرہ نظر بہی کی — کہ وہ دوات سے عشق کی بہاگے
جبکہ مطلق کیا نہ اوسنے خیال — اور نہ سمجہا کہ مال ہی کیا مال
کی بہت اپنے سب نے سحر گری — پر نہ شیشے مین وہ پری اوتری
سخت عاجز ہوا شہ والا — کہ علاج اسکا کیجئے اب کیا
آخرش ہر ستون دولت نے — کہا لو کار بیستون اس سے
جان گہل گہل کی اپنی دے اوسکا — کاٹ میٹ جائے یہہ کہین جہگڑا
شاہ کو بہی یہہ مصلحت بہائی — عقل اونکی اوسے پسند آئی
کہا اے کوہ کن دل شیدا — ہے یہہ ایک کام نا بدولت کا

[illegible]

کہا یون ہی سہی اب ای جانگاہ / ہی خدا شاہد اور مسیح گواہ
جب کہ کاٹی تو بیستون کو تمام / لیوی شیرین تو مجہسی ناکام
شرط سی اپنی گر مین پہر جاؤن / نام مردون مین پہر نہ رکہواؤن
ایک مدت کا پہر ہوا وعدہ / کہ اگر اسمین ہو گیا رستہ
تو وہ شیرین ہی اور تو فرہاد / ورنہ الٹی ہی اور تو ناشاد
اسنی فی الجملہ کر لیا اقبال / با امید وصال حور جمال
بولا ابتلا کو نسی ہی وہ جا / بیستون کا کدہر کو ہی رستا
کر دیا شہ نی ساتہہ ایک گروہ / ہولیا ساتہہ اوسکی ایک انبوہ
جب چلا وہ ہانسے بارگہ سی نکل / ہوئی گویا کہ منزل اول
عقل نی اوسکی کچہہ نکی تدبیر / شوق نی اوسکی کچہہ نکی تاثیر
رات ہی مین وہان پہنچا پہنچا / کوہ کانپا کہ آہ آپہنچا

در بیان آمدن فرہاد غارت بنیاد برکوہ بیستون و کلنگ نمودن و کشیدن او

ساقیا جام دی محبت کا / کاٹنا ہی پہاڑ الفت کا
جو وہ پہنچا وہان خوش اندیشہ / ہاتہہ مین اپنی لی لیا تیشہ
نہ یہ دیکہا کہ سنگ خارا ہی / نہ یہ دیکہا کہ لعل پارا ہی
دلمین کہنی لگا کہ ای فرہاد / دیر کیا ہی اب اسمین یا استاد
ہاتہہ مار اسپہ اٹر پڑا گاہ / عشق بازو سی بولا بسم اللہ
ضرب اس زور سی لگی ایک اوسکی / کہ کمر بیستون کی ٹوٹ گئی

۲۹

کوئی محتاج گر وہان جاتا — بت وہان سے کوئی اوٹھالاتا

اوس سے اوس بت کو جو کوئی لیتا — اوتا نہیں اوسکو تول زر دیتا

جو کہ مفلس کمال تہا اوسکا — وہی مفلس کا مال تہا اوسکا

تہا جو وہ سنگ صورت شیرین — کوہ تہا یا نگارخانۂ چین

ہاتہہ مین اوسکی جو وہ تیشہ تہا — کام لیتا تہا اوس سے پانی کا

آہ تہی لب پہ شوق لبمین تہا — عشق بس اوسکی آب و گل مین تہا

لب و دل اور جان مین شیرین — تلخی منہ مین زبان مین شیرین

یاد دلمین خیال آنکہون مین — نام لب پر جمال آنکہون مین

ہوش ہر کانہ پاکی اوسکو خبر — محو شکل تصور دلبر

یاد کر کر کی اوسکا حسن و جمال — وجد مین آکی کہیلتا تہا گلال

دربیان شکایت کردن فرہاد راحت آزاد در تصور و خیال شیرین جمال

ساقیا دی مے تصور یار — ہی اگر آنی خیال سے یکبار

ہوا جب تنگ جان سے وہ لاچار — لگا کہنی یہہ بس پکار پکار

آہ ای عشق کیا کیا تو نی — کوہ غم سر پہ رکہدیا تو نی

کوہ غم نی دبا دیا لیکر — عشق تہر پڑین کہین تجہپر

کاش مادر نہ مجکو دیتے شیر — تو نہ ہوتی بلا یہہ دامنگیر

کاش طفلی مین مرگیا ہوتا — تو نہ آنکہون سے مین لہو روتا

کاش سبکی نہ ہوتی یہہ صنعت — تو نہ ہوتی یہہ جان کی آفت

لا کہہ تجہہ پر فدا ہین گو شیرین
اک ریک مین ہی ہون عاشق مسکین

وہان ہو جام بلور تیری پاس
یہان ہو ہر سنگریزۂ الماس

وہان لبالب ہو ساغر یاقوت
اور یہان لخت دل ہو اپنا قوت

غیر سی ہم کلام ہو شیرین
اور یہہ تلخ کام ہو شیرین

لوٹی جوبن کی تیری غیر بہار
اور ترسی یہہ طالب دیدار

ہو نہی خسرو سی تیری گفت و شنید
شہزادا انصاف سی یہہ ہین ہی بعید

کہ تیری نام پہ ہین بس جان و دل
اور نجانی تو کون ہی مجنون

ہو یہان رات دن تیری بس یاد
اور نہ پوچھی تو کون ہی فرہاد

ای بت سنگ قلب و بی پروا
اتنا بہی چاہیی نہ استغنا

عشق مین نیک و بد کی کر نہ تمیز
کوہکن کو بہی جان بس ہی عزیز

شکل شیرین ذرا دکہا دی تو
جام شیرین کو تی پلا دی تو

ہون زبس تلخکام ای دلدار
دی ذرا اپنا شربت دیدار

مضطرب ہو کی عاشق جانکاہ
اوسکی جانب کو ایک کر کی نگاہ

کیا ایک ایسا نالۂ جانکن
قصر شیرین مین ہو گیا روزن

در بیان اثر کردن فریاد فرہاد و رخنۂ اضطراب بقصر خاطر شیرین افتادن

ساقیا دی وہ تیز و تند شراب
دل معشوق جس سی ہو بیتاب

نالۂ کوہکن سی یکباری
جان شیرین ہی تلخ ہونی لگی

سوز دل نی غرض یہہ کی تاثیر
لگی ہونی وہ غنچہ لب دلگیر

٣١

جیسا یہہ کہتا تہا نالہ سرد | ویسا ہوتا تہا اوسکی دلمین درد
جیسا گہبرای تہا یہ جان حزین | ویسی ہوتی تہی مضطرب شیرین
عاقبت عشق منتہا کی سبب | ہوگئی ایک جان دو قالب
لیک مانع تہی اوسکی شوکت و شان | کہ یہ مطعون کری کوئی انسان
ضبط کرتی تہی سوز الفت کو | دیکہہ خسرو کو اور شوکت کو
کہ مبادا کسی کو ہو معلوم | پہنچی مدین مین یہہ خبر تا روم
ایک مزدور سی ہوئی ہمدم | وہ جو شیرین تہی والی ارمن
ایسی پیدا ہوئی یہہ بدکردار | نام ہارون کا کردیا بس خوار
نام نوشیروان کو داغ لگا | گیا اوسمین پاس خسرو کا
القصہ العقل عاقبت زن ہے | بی شک شبہہ دین کی دشمن ہے
بس لحاظ اسکو تہا یہہ دلگیر | لیک ہے عشق کی عجب تاثیر
خشک لب تلخکام اوسکو کیا | چشم تر زرد فام اوسکو کیا
ہر پرستار دیکہہ اوسکا یہہ حال | لگی آپس مین کرنی قال و مقال
کہ عجب رنگ ہوگیا بی بی کا | نہین کہلتا ہی حال جی کا
دیکہہ یہہ شکل سبکی اوڑ گئی ہوش | مثل تصویر رہ گئین خاموش
نسترن بولی تب کہا بانو | ہوگیا کیا جناب اقدس کو
کیون دگرگون ہی حال بانو کا | بس نہ دیکہی کنیز نے اخفا
تلخ ہم کیون نہین جان حزین | خشک ہو جای جب لب شیرین
کیون نہ دل تنگ ہون پرستاران | غنچہ ہو جای جب لب خندان

غنچہ خشک ہو گیا گل تر | گویا باد نسیم تہی یہہ خبر
یک بیک سن یہہ مژدہ جانبخش | بولی ہان لائیو کوئی اب رخش
اوسنی توسن جو جلد منگوایا | بس وہ گلگون شال برق آیا
ڈال رخ پہ نقاب ہو کی سوار | نور کو پوشیدہ کر چلی یکبار
کرون اوس باد پا کا کیا بیان | ہان کی کہتی ہی پہنچا پہانسی وہان
بیستون کی قریب جب پہنچی | رم پہ تو سنی نقاب اولٹی
کوہ پر کی جو اوسنی ایک نظر | پانی پانی ہوا ہر اک پتہر
موم تہا اوسکی آگی کوہ کرخت | نرم تہا سنگ نعل اسپ تہا سخت
ٹہری جس سنگ پہ یہہ بانو | نقش ہر نعل اسب تہا مہر نو
کیون نہ ہو چند سوی اوسکا حال | جسکی پامال ہو نہی چار ہلال
وہان کہڑی ہو کی یار کو دیکہا | پر نہ اوسکا کہین پتا پایا
ہوئی پہر آگی بڑہ کی ہستادہ | کہ ادہر ہی وہ شخص دلدادہ
وہان بہی اوسنا لگا نہ اوسکو سراغ | گل شوق اوسکا ہو گیا اک داغ
پہر وہ ایک سمت کو ہوئی پویا | وہان کہڑی رہ کی سبطرف دیکہا
جا پڑی اوسکی یکطرف کو نگاہ | کہ جدہر تہی صدای نالہ و آہ
دیکہا ایک سمت کو تو ہی ایک دود | ہی وہ یک دود بس غبار آلود
اور تیشی کی ایک سمت جہنکار | کہ سنی سی جو جسکی سینہ فگار
اوسنی جانا کہ ہی وہی فرہاد | بیشک و شبہ تہی وہی نشان
ہی غبار اوسکی سنگ کوبی کا | اور دہوان ہی اوسی کی پہہ چکی کا

بیہوش بخاک افتادن فرہاد

دی وہ ساقی دو آتشہ یکبار — جس سی ہووی دوبارہ اب دیدار
سنکی شیرین نی یہہ کیا ارشاد — ای مین آئی ہون دیکھہ ادہر فرہاد
سنکی آواز گیا بس تن — اور کہا دل سی اپنی ای دل مین
ہی یہہ دیوانگی یہ خیال تیرا — اسنجگہہ کام کیا ہی شیرین کا
تو جو محو خیال ہی اوسکا — تجکو ہر صوت ہی اوسیکی صدا
ایسی تیری کہان نصیب ای دل — کہ پکاری تجہی حبیب ای دل
ہوتی گر ایسی طالع بیدار — تو نہوتا تو ریزہ کہسار
ایسی قسمت ترا کہان انجاک — تو کہان اور کہان وہ عالم پاک
کہہ رہا تہا وہ یہہ بسوز و گداز — تہی مین اور آسنی دی آواز
ہکا بکا سا ہوگیا مضطر — کہ ندای سروش ہی یہہ کدہر
اسمین چارون طرف جو پہر دیکھا — نور سا ایک طرف نظر آیا
حسن شیرین کو دیکھہ وہ لاچار — دامن کوہ پر گرا یکبار
ہوئی پایانہ تک کلام اوسکا — خرمو سی ہوا مقام اوسکا
یہہ اوٹہا کر نقاب بجتا آئی — کہ بلا اوسکی جان پر آئی
اوڑ گیا دیکہتی ہی طائر ہوش — ہوگئی سنگ اوسکی دیدہ و گوش
سامعہ کو وقر نی گہیر لیا — باصرہ پر غشا وہ آن پڑا
حرکت نی بجس کیا آرام — جان مضطر کو ہوگیا آرام

واسطی میری ایجناب لطیف | کیا غضب ہی کہ تجکو تکلیف
جسکی رہوی جلیب منت شکر | اور نہو اوسکی ساتھہ ایک نیشتر
ہای افسوس کیون نہ آئی تجہی | ایسی تنہائی مین جو دیکھون تجہی
کہہ کی یہہ جو متا رکاب اوسکی | ور گہہ دیکہا لگا اوسکی
کبہی اوسپر نثار رہتا جان | کبہی اوسپہ وارتا تہا جان
کبہی رورو کی حال کہتا تہا | رنج ماضی و حال کہتا تہا
وہ بہی روتی تہی زار زار اکثر | اشک کی ہر طرف لگی تہی جہڑی
آخرش اوسنی یہہ کیا ارشاد | کہ ذرا صبر کر تو ای فرہاد
کرچکا ہی تمام تو کہسار | صبر کلید ہی غرض در کا
صبر مشکل کشای عالم ہی | صبر حاجت روای عالم ہی
شجر تلخ صبر گو ہی حزین | لیک رکہتا ہی پہ ثمر شیرین
اوس خدا کا کلام ہی سچا | جسمین یسر بعد عسر کہا
جو اوٹہاتا ہی اپنی جان پہ رنج | بعد ہوتا ہی وہی صاحب گنج
پہلی ہوتا ہی نیشکر پارہ | پیچہی ہوتا ہی وہ شکر پارہ
نیش کی بعد نوش ہی غمگین | تلخی پہلی ہی بعدہ شیرین
صبر کر وعدہ اب قریب آیا | کہ ستون بی ستون کا ٹوٹ گیا
ہو نہ اس کام سی تو اب بیدل | اپنی محنت کو تو نہ کر باطل
کوئی دن کا فراق باقی ہی | اور یہہ اشتیاق باقی ہی
جب کہ اسکو تمام کر دیگا | شرط یہ شک تو شاہ سی لیگا

کہہ کے قرآں سے غذا ہے شریف ‌ ‌ یعنی از قسم شیر لوز لطیف

کہا لے اسکو اے تو اے دلگیر ‌ ‌ دست شیرین سے لقمہ شیر

ہاتھ سے اوس نگار کے لیکر ‌ ‌ دیکے بوسہ رکھا بریدہ تر

اور کہا یہہ نصیب ہیں کسکے ‌ ‌ دست سے اپنے شیر شیرین دے

زہر بھی ہو تو قند ہو شیرین ‌ ‌ کیون نہ شیرین دوچند ہو شیرین

پھر وداع اوس سے وہ لگی ہونے ‌ ‌ وہ لگا اپنی جان کو کھونے

بولی نرہا دلبرا حافظ ‌ ‌ لے ہیں جاتی ہون اب خدا حافظ

کہکے یہہ اور پھر ہوئی کافور ‌ ‌ وہ گئی وہ گئی نظر سے دور

اوسکی جانے سے اسکے ہی فرہاد ‌ ‌ کیا کہون کسقدر ہوا ناشاد

وائے ویلا زبان پہ لایا ‌ ‌ صدمہ ایک طرفہ جان پر لایا

سنگ سے تن فگار کرنے لگا ‌ ‌ آپکو سنگسار کرنے لگا

اور یہہ کہتا تہا اے چرخ کہن ‌ ‌ داغ اب تازہ یہہ دیا دشمن

کیا کیا اب یہہ تونے وائے فلک ‌ ‌ پہر کا زخم جگر پہ اور نمک

آگ ہی کم نہ تہا یہہ سوز ہوس ‌ ‌ شعلہ بہڑکا یا اور ڈال کے خس

اوسکی جو تونے شکل دکھلائے ‌ ‌ پہر سر نو سے آگ بہڑکائے

کیا بگاڑا تہا مینے چرخ ترا ‌ ‌ کیون لیا تونے اب پہر اپنا

مجکو دکھلا کے شکل جانانہ ‌ ‌ کردیا اور مجکو دیوانہ

کاش لاتے نہ وہ یہان تشریف ‌ ‌ رہتے ویسے ہی جیسے تہی تکلیف

اور جو آئے تہی وہ نہ پہر جاتے ‌ ‌ کچھ تصرف جو عشق کا پاتے

۳۵

ذکر چمن آفریدن فرہاد کوہ و صحرا را

حسرت کی اوسنی کیا کہون کیسے
شیر لیکی غزال پہ جیسے

ایک کندہی پہ کہہ لیا تو سن
اور بدوش دگر وہ سیم بدن

اسپ کیا اور کیا وہ شیر ژیان
ہوا دونون کا آپ ہی مرکب

ہو کی خوشوقت کوہ پر کو چلا
منہہ پڑا جسطرف او دہر کو چلا

اور یہہ کہنی لگا بخود فرہاد
جتنا ناشاد تہا ہوا اب شاد

ہی زمین تخت جیسی ہی گردون
مین اب اسکندر اور فریدون ہون

تخت و تاج آج مینی پایا ہے
میری سر پر ہما کا سایا ہے

پارس اوسکی جو لگ گیا تہا ہاتہ
گنج قارون پہ مارتا تہا لات

کیون نہ دیوانہ پہر وہ آئی ہوش
یار در بر نہ بلکہ ہو بردوش

سخت گو کوہ اور جنگل تہا
لیک جنگل مین اوسکو منگل تہا

تہا فلک تن وہ اسقدر جولان
کہ نپاتی تہی گردش دوران

دوش پر اوسکی یون وہ خوش خرم
ماہ سیار جون فلک اوپر

خضر پا بن وہ راہ دکہلائی
کہ نہ شکل دگر نظر آئی

بیٹہی جو دوش پہ وہ یالقا
ہوئی اوسکو دو چند طاقت پا

دیکہا اوسنی نہ نرم و سخت کہین
ذہن مین اپنی چلا گیا یک لخت

ہوئی ایک روز کی جو اوسمین درنگ
لی گیا اوس پری کو سوی سنگ

راکب و مرکب اوسکی دوش پہ تہا
رہ نوردی کی بس وہ جوش مین تہا

تیغ پا اوسکی تہی نہایت تیز
کاٹتا تہا وہ راہ جون شمشیر

کوئی آتا تہا اور نہ جاتا تہا
وہ ہی اوس سخت رہ مین جاتا تہا

آگ ہی وہ سیاہ دل چالیس / بد شہرہ ثانی بلقیس

تہی جو جادو رون طرف کو وہ منہ زور / لیجیو لیجیو کا تہا ایک شور

دیکہ ہر اسکو ارادات تو شیرین / دلمین اپنی ہوئی زبس غمگین

ہوکی لاچار یہہ کہا ارشاد / کہ ذرا ٹہیر جا یہان فریاد

شیرین گر چاہتا ہی شیدائی / تو نخستین قبول کر تلخی

کہ کیا چاہتی ہی شتاب گرمی / جز بشیرین کلامی و نرمی

قند دیتی سے گرمی کو بہی / تو اوسی دیجیئی نہ زہر کبہی

کام جب تک کلام سی نکلی / تا نہ خنجر نیام سی نکلی

گرمہ ہوتا ہی تیز آہن گرم / درحقیقت مین سرد سی ہی وہ نرم

رہتی سالم ہی نرم شاخ درخت / ٹوٹ جاتی ہی جلد چوب کرخت

آب رکہتا ہی خاصیت جو سرد / سرد کر آگ کو کری ہی گرد

حلمہ شیرین سی کوہکن ٹہیرا / کہ وہ بندہ تہا حکم مولا کا

آپہی [illegible] سی اوس پری کو اوس / بس سبک دوش ہوگیا لاچار

اسمین ناپاک تن جو تہی چالیس / ہوگئی گرد انکی وہ ابلیس

حلقہ زن ہوگیا [illegible] ایک سیاہ / ابر مین آگیا یکایک ماہ

آگئی بیچ مین وہ غیرت باغ / گرد بلبل کی ہوگئی سو زاغ

دم کو افعی نے لیا دہن / ہوگیا بیچ مین وہ مار کا من

ہوئی گرد اوسکی زنگیون کی قطار / ہوئی وہ ماہ نقطہ پرکار

نہ وہ زنگی تہی گرد مہ رو کی / کالی گہٹی تہی گرد آہو کی

۳۷

ہوئی حاضر وہ ناکار سیاہ — لپٹی اوسکو برنگ مار سیاہ
کہا شیرین نے کرکے واویلا — پڑی پیچھے تمہارے کالی بلا
باندھتی ہو تم اس غریب کو کیون — ستہ کے تقصیر وار تو مین ہون
مجھہ پہ جو چاہو سو وہ جور کرو — نکینہ ہی اسے نہ تم باندھو
اوس سیہ نے نہ اوسکی ایک سنی — اور بے جہت مار جھڑکی دی
لیگئی کھینچ اوسکو تا بدبخت — باندہا اوسے نکینہ کو پیڑ سی سخت
کہا پھر اوسنے غول سی یہہ کہ — اوسی اور مال سی یہہ ہتیار
اسکو مت جانیو کہ ہی بستہ — ہی یہہ بدذات ایک وارستہ
اور ہی سخت اوسکو کرکے اسیر — سر پہ تب لیکہڑی ہوئی شمشیر
بیچ مین آگیا جو وہ غمگین — بیچ کہانے لگا دل شیرین
اوسنے کی لاکھہ گریہ وزاری — پر نہ گردانی اوسکی ایک سنی
اوسنے رو رو ہزار شور کیا — اوسنے اسکو ہزار شور کیا
جو سنا تہا نہ اوسنے کانو نسی — سو وہ دیکھا عجب ہو دہی
جسکا روکش ہو عیش کیکاوس — اوس پہ نازل ہو یہہ بلا افسوس
پہر وہ مردود آیا اوسکی قرین — اور لگا کہنے تو ای شیرین
تو نے خسرو پہ کچھہ بھی نہ نگاہ — ہو گئی اس لونڈے کی ہمراہ
نہین شاہونکی نسل سی تو مگر — ہی کسی گلہ بان کی دختر
کام کیا تو نے نابکار کیا — بادشاہون کا نام خوار کیا
کیسا کرتا ہون تیرا حال تباہ — مین ہون اور تو ہی اور درگہ شاہ

سن تو ای نابکار بد اوقات — تجھکو مستی لگی یہہ کیا بد ذات

تو نی نا یہہ شاہ کا کیا نہ خیال — اور نہ سمجھی کچھہ اوسکا جاہ و جلال

ہی جو اس لونڈی تو ساتھہ — جان سی ہی تو اپنی دہو اب ہاتھہ

کل جو نگاوہ بوڑہا تہا سنگ — آج تو اوسکی ساتھہ ہی بی ننگ

تو نی پرویز کو لگایا داغ — کسیہ عاشق ہوئی پلید دماغ

نام کسری ہی سیہ کیا یونی — اسم ہارون ڈبویا تو نی

آئی اسجا تو اوسکی دوش بدوش — کہ اوڑین جسکو دیکھہ ہوش کی ہوش

اسقدر تو نڈر ہوئی ناپاک — بلبی چالاکی تیری اوبی باک

حسن نے تجکو کیا کیا مغرور — تو تکبر مین اپنی ہی بس دور

ہو گی نزدیک شاہ کی جسدم — پہر تو دیکہی گی حسن کا عالم

تو سہی تجہہ پہ شہ عتاب کری — اسقدر تجکو شہ خراب کری

کان تک چہین لی تیری سب کر — اور کٹی تجکو وہانسی چل دُر دُر

تو کہہ اپنا نام مین گرتا — ورنہ زنگی تو مجکو مت کہنا

پہر مین دیکھونگا تیری لعل و گہر — کیونکی دیوی گی مجکو بدگوہر

بکرونگا نہ اقصہ معاف — شہ کی ہاتہو نسی لونگا اس مصاف

لی یہہ اوس سی اپنی دلین آہ — لگی کہنی کہ وای بخت سیاہ

جسکو سلطان کری ادب سی سلام — اوس سی یہہ غلام تلخ کلام

جس کسی سی کری سخن شیرین — زہر ہی ہو تو قند ہو شیرین

مینی ہر چند اسکو سمجہلایا — پر نہ دل اس سیاہ کا پگہلا

۳۹

مجکو دبنا ہی اسقدر دشنام
کیا کرون آہ بخت ...
ہائی زمین سخت و آسمان دور
کہین ہو جائی شق زمین دو در
کہ سما جاؤن ...
کاش اسوقت ...
یا کہین موت ...

کہ ستی ہو نہ جکی اوسکی سی | کیون نہ پہر وہ ملول سرگون ہا
یہہ تو تہی اس غم و الم مین خموش | آیا پہر اوس لعین کا تہ بیہوش
کہینچ خنجر نیام ستی ناگاہ | ہو ... ہو ... در گہ شاہ
دیکہہ اوس تلخ کی سخن شیرین | پہر لگی کرنی مصلحت آگین
کہ یہہ کالی بلا زبس ہے سخت | اس ستی کیجی نہ کچہہ کلام کرخت
بولی ای بادشاہ ملک حبش | سر ... کر اپنی تیرے آتش
ہون مین ایک کمترینہ تیری کنیز | تو نے پہنچایا یہہ راز تا پرویز
لعل لیے اتہی اور دُرِ زیبا | اور لی اتنی تحفہ دیا
اہی یاقوت اور دُرِ مکنون | کانسے اپنے کہول دیتی ہون
اور جو ہو کچہہ تجہی ہوس افزون | تو نقاب اپنی مین اولٹتی ہون
دیکہہ لی گنج گوہر نایاب | لکچہ حسن غیرت مہتاب
مین وہ کو راز یہہ کہنی لگا | ہیگا یہہ مکر دوسرا تیرا
مین نہ ہرگز کرونگا کچہہ اقبال | ہوگا حاصل نہ جب تک وصال
مین ہیون شاہ اور تو بانوی | پہر تو مین مانوز جو کہی مجکو
تلخ شیرین یہہ سنکی دلکین | آتش ایک ... آب دل مین ہوی
بولی تو نی یہہ کیا کہا گرا | یہہ بہلا بات تجکو ... با
جان لونڈی سی ہی مجہی کمتر | کہ کرون ذکر تیرا شام و سحر
اور جو تو کہی سو لاؤن بجا | پر نہ یہہ حرف تو زبان پر لا
شیرین شیرین کلام کرتی تہی | اوسکو ستو سلام کرتی تہی

۱۸۱

حسن عالم میں شاذ و یکتا ہی   نیک قسمت سی حسن ملتا ہے
حسن دانش ربای عالم ہی   حسن دانش فزای عالم ہے
حسن طرفہ ہی دو دہ تیغ   حسن نادر ہی نسخہ اکسیر
حسن ہی دام دوست اور دشمن   حسن ہی طوق گردن رہزن
کام اوسکا جمال سی نکلا   زر سی نکلا نہ مال سی نکلا
کی جو شیرین نے اوسکی رخ پہ نگاہ   بولی کیا شکل ہی معاذ اللہ
کہہ یہ ناز اوسکی سر کی وہ اوندھے   جیسی رہوی بخیل کی ہانڈی
آنکہہ وہ جیسے تہا نہ ایک خلل   چشم بد دور غیرت حنظل
ناک وہ مثل غوک پژمردہ   دانت وہ مثل سلک خرمہرہ
اور وہ رخسار پاچک صحرا   یا کوئی گلگلا ہو سخت جلا
یون وہ لب اوسکی غیرت زاغی   جیسی کیلی کی ہو پہلی داغی
کان اوسکا اگر نظر آوے   شیر کہ دیکہہ اوسکو اوڑ جاوے
پوست اوسکا تہا اگر کسی ہی   یا کسی خر کا تہا سیہ بخت
سر سی پا تک وہ خرس بن بن   مو بہو تہا سیاہ دیو لعین
اوسکی صورت جو دیکہہ اوس شاہ نے   ڈال لئے ڈرکی اپنی منہہ پہ نقاب
دل میں کہنی لگے وہ ماہ لقا   پہنس گیا جال مین ہوا کوا
ایسا کچہہ کیجئی اسی ارشاد   کہ ہو فرہاد قید سی آزاد
بولی زنگی سی پہر کی اک آہ   کہ سنا مینی دل کو دل سی ہے راہ
یعنی بس مجہکو تجہسی الفت ہی   کچہہ تجہی بہی مجہسی ہے محبت سے

قلعہ کوہ ہی جو یہہ ایک سنگ کا — ولکشا اسمین قصر ہو یک رنگ

اسمین تو اور ہم رہین باہم — خوف سنہ کا ہی نہ جور کا غم

بولا یہہ کام سخت ہی مشکل — کہ اسمین [illegible] یہہ کہ ہی یک دل

جب کوئی برسون اپنا سر مارے — تو کوئی طاق بنا دے اسمین نہ

زن و مرد اپنا لاکہہ سر پہوڑین — تو کہین شاید ایک حجر توڑین

لیکہ یہہ سخت کام ہی بانو — ہو ہی کس سی تمام ای بانو

بولی یہہ کام کو کہن سی ہو — زن سی ہو ویرانہ تیغ سی ہو

کہا پہر مرد اوسکو دیوین کیا — بولی زر و زن سی [illegible]

کہا لاؤن کہا سی اپنا مین زر — بولی زر کیا ہی پاس میری گہر

ایک ایک لعل جسکا ہی خراج یمن — اور ہر در ہی حاصل ارمن

کہول دی اسکو تو درخت سی اب — تا یہہ سر ماری سنگ سخت سی اب

کام مین اپنی گرم ہو مزدور — اور تیترا بہی کام ہو سی ضرور

کہا یہہ عقل سی بہت ہی دور — کہول دون مین اوسی جو تیرا حضور

ہنسی سا تہہ اوسکی کیا کیا ہی پہلا — ہو وہ کہل کے نہ لیوی گا بدلا

بولی اسمین نہین ہی بغض و حسد — پاک ہی وہ زکبر و کینہ و کد

جو مین کہتی ہون سو وہ کرتا ہی — کام پر میری بس وہ مرتا ہی

میری خاطر سی ایک چشمہ شیر — لایا ایک ماہ مین وہ بی [illegible]

گوہر شب چراغ مینی دیے — اوسنی پا پر مری نثار کئی

فرق اسمین نہین ہی ای محرم — مجکو عیسی کی خر کی سم کی قسم

سا تهه گرا کی کوهکن لاچار — آیا شیرین کی پاس زار و نزار

بولا شیرین نی رتبه ای مایوس — هی اگرچه یهه جا هی صد افسوس

دیکهه فرهاد کو ... — دلدهی کرتی تهی غرض پرورو

جل گیا دیکهه کر وه اشک بسی — لگا کهنی که هائی رشک پری

کیون ہاسی دیکهه کر تو روتی هی — کیون تو بی اختیار هو لیکی

جلد اب اسکا نام وه فرما — جسلی تو نی اسکو کهلوایا

خیر ذلیل ... پیچ کها کی بهت — اور رنج و تعب اوٹها کی

یکی غصه کو بولی ای فرهاد — کر محل کوه پر بنا ایجاد

جی کو مرغوب هی یهان کی هوا — دل کو مطلوب هی یهان کی هوا

هون زبس تنگ اب مین ای بیتاب — دلکشا یهان مکان بنا تو شتاب

الغرض کوهکن نی کوه به جا — کیا طیار ایک محل اچها

طاق گرا هی اوس محل کا نام — اینک اوسکا هی شان مقام

کیا آراسته وه ایسا محل — که تها اوسمین ایک سوی

هوتی رونق فزا وهان شیرین — پیچهی هی وه بهی آن پهنچا لعین

دیکهو قدرت کا هی یهه کهیل تماشا — هی غریبون کا آخرش مولا

آسی آواز غیب سی یکبار — لگیکی مال زنگیان طرار

دوڑا وه غول جانب صحرا — رهگیا بس وه روسیه تنها

جا ها شیرین به ماتهه دوڑاوی — مه کو ابر سیاه مین لاوی

دیکهه شیرین نی اس حزین کی طرف — کی اشارت ایک اوس لعین کی طرف

ساقیا دی وہ تیز رو ہا با — جس سے دیکھون وطن کے جلد ہوا

حکم شیرین کو جان وحی سمجھا — ایکدم بھی نہ بس وہ وہان ٹھیرا

گو کہ دشمن تھا اسکی حسین سفرا — کہ صبا گئی تھی دوری دار

پر وہ تسلیم اور رضا مین تھا — جو کہا دوست نے قبول کیا

پشت پر رکھہ لیا وہ اپ سقط — اور اوسے دوش پر پکی نمط

باد بنکر وہ اوس مکان سے چلا — تیر کی طرح بر زبانی چلا

پاؤن رکھتا تھا وہ بیابان مین — ذہن ان دو ہاتھ سے اپنی

دو نو پا اوسکی یون تھی سقف مین — ایک فرقت مین ایک حلت مین

قصر شیرین کی سمت راجع تھا — یعنی راجع الی المضاجع تھا

پہنچا جب وہ غریب ایک کوس — کھنچی ایک آہ دل بصد افسوس

تھی جو پیوند دوش وہ محمل — جملہ تن اوسکا ہوگیا بیکل

ہوا اثر بخش کیون نہ آہ اوسکی — کہ وہ ایک عضو کو تمکن کا تھی

یون وہ بولی کہ ہای ای فرہاد — کیون ہوا درد ناک ای ناشاد

تیرا آرام لیگئی وہ آہ — بیکلی دلکو دیگئی وہ آہ

بولا اچھا غنقریب ہجران سے — مین ہوں پھر اور داغ ہجران ہے

کاش رہتی بدوش تو ہر دم — رہتا مین تا بیام خرش خرم

رات دن مین نکرتا ایک مقام — رہتا گردش ہی مین مجھی آرام

چرخ دوار کو کہون اب کیا — آہ ظالم نہ یہہ بھی دیکھہ سکا

ہی جو گردش سپہری ہما نمین بخت — جل گیا تیر جال پر کم بخت

در بیان باز گردیدن از انجا و یکایک رسیدن هر دو بزیر قصر و گریه نمودن هر دو و داخل شدن شیرین بقصر خود و رفتن فرهاد بازبکوه بیستون

ساقیا آفتاب دی براق — که نکلتا هی شمس روز فراق

ایسی مدهوش عشق تهی دو نو — که نه رسته کی تهی خبر اونکو

یهه نه معلوم تها او نهین کچهه بهی — کتنا آئی هین کتنا هی باقی

نیم شب تهی که آگئی ناگاه — زیر قصر بلند عالیجاه

رو کی فرهاد نی وهان یکبار — دیا شیرین کو اپنی سر سی اوتار

اور کها جا خدا کو سونپا تجهی — ابکی جیتا نه دیکهیو تو مجهی

قرب هو کر جو هو فراق تیرا — یهی تها موجب وصال میرا

مجهکو جیتا رکهی جهان مین خدا — میرا کیا هی رها رها نه رها

شیرین تهی روکی یهه یه کهنی لگی — کاش تجهپر فدا هو جان میری

کاش دیکهی تهی نه یون شیرین — یهی مر جای تیری آگی کهین

حق تعالی ملای پهر تجهی — جلد تجهکو ملای پهر مجهی

رو رو کهنی لگا وه سوخته حال — وصل ظاهر نهین بغیر وصال

گر نصیبون مین میری هوتا وصل — تو نه اسطرح سی یهه هوتا فصل

یا سی جب قریب سی هو بعید — زندگی کی عبث هی پهر امید

هاتهه لگجاوی گوهر مقصود — اور هو جاوی خود بخود مفقود

پهر لگی هاتهه کب در مطلب — جز خذف ریزه های رنج و تعب

کوہ کو گو یہہ کاہ کرتا تہا ۔ کوہ اسکو تباہ کرتا تہا
کوہ مین یہہ شگاف کرتا تہا ۔ کوہ اسکو ہی صاف کرتا تہا
کوہ کو یہہ فگار کرتا تہا ۔ کوہ اسی سنگسار کرتا تہا
کوہ سی بس یہہ جنگ کرتا تہا ۔ کوہ اسی زیر سنگ کرتا تہا
گو یہہ خستہ جبال کرتا تہا ۔ کوہ اسی خستہ حال کرتا تہا
توڑتا تہا یہہ کوہ کی پتہر ۔ کہودتا تہا وہ اپنی قبر مگر
کوہ سی جو اوسی عداوت تہی ۔ کوہ سی سخت اوسکی محنت تہی
سرزنش اوسکی کیا کرون اقدام ۔ شام سی صبح صبح سی تا شام
پہوڑتا تہا عرض وہ خستہ جگر ۔ سر سی گہ سنگ سنگ سی گہ سر
کام مین اپنی یون ہوا سرگرم ۔ کہ ہوا کوہ اوسکی آگی نرم
جب وہ کرتا تہا پاش پاش اوسی ۔ کوہ کہتا تہا باش باش اوسی
جب لگاتا تہا ضرب وہ کس کر ۔ کوہ کہتا تہا بہر حق بس کر
جب وہ کرتا تہا کوہ لخت جدا ۔ کوہ کہتا تہا بس برای خدا
جب وہ کرتا تہا کوہ دل مین شگاف ۔ کوہ کہتا تہا بس معاف معاف
جب لگاتا تہا تیشۂ جانکاہ ۔ کوہ کہتا تہا مر گیا بس آہ
گرم جوشی سی اوسکی یکبارہ ۔ ہو گیا مثل موم وہ خارہ
گر گیا تہا جو پہلی پارہ اوسی ۔ پارہ پارہ کیا دوبارہ اوسی
آخرش کو بحملۂ فرہاد ۔ رہ گئی ربع کوہ کی بنیاد
بیستون کی جگر مین خوف ہوا ۔ بیستون دگر کو خوف ہوا

ہوئی پاؤن نہ مین ذرا بدنام ... اور ہو جاوی کوہ کن ناکام

سُنکی ہر بات مشیرِ دولت نی ... کہا فرمایا جو کہ حضرت نی

عین رائی صواب ہی یہہ فکر ... لائق رعب و داب ہی یہہ فکر

عاقبت سب نی فکر کرلا چار ... کوہ و صحرای وہم مین یکبار

سب نشیب و فرازِ اندیشہ ... دیکھہ کر چہوڑا بازِ اندیشہ

آخرش سبکا بس ہیں اوقات ... آیا شہبازِ فکر خالی ہات

ہان مگر ایک جغد سیرت کا ... زاغ لایا بجنگ ظلم آرا

یعنی تدبیرِ کشتنِ فرہاد ... بوم طبعی سی اپنی کی ایجاد

عرض درگاہِ بادشہ مین کی ... رہزنی عاشقون کی رہ مین کی

یہہ وہ بولا کہ ای شہِ عادل ... دفع کیا اس مہم کا ہی مشکل

اسکی دشوار کچہہ نہین تدبیر ... ایک ہی بات اوسکو ہی شمشیر

ہی وہ بانو کا عاشقِ صادق ... جانتی سب ہین جیسا ہی عاشق

نام شیرین پہ جانکو ہی دیتا ... کب نہ مرتی پہ اوسکی جان دیگا

یہہ سنا دی اوسی کوئی مکار ... کہ موا آج تیرا وہ دلدار

جب سنیگا وہ مُردنِ شیرین ... جانِ شیرین وہ اپنی دیگا وہین

یہہ سخن کان تک نہ پہنچیگا ... کہ وہ پہلی ہی جان دی دیگا

یہہ سخن جب کہ اوس لعین نی کہا ... دل کو ہر اہلِ دل کی تلخ لگا

اور گئی جملہ بارگاہ کی ہوش ... شاہ بھی ظاہرا ہوا خاموش

یہہ بہی پرویز کی تہی ایک تزویر ... کہ ہو اُسن جو سنکی یہہ تدبیر

نالہ و شور و غل کیا یکبار
لگا رونے وہ بس پکار پکار

بیٹھ کر پیش عاشق جانباز
گریہ پر درد دل کیا آغاز

نوحہ مکر بر زبان لایا
دام تزویر ایک پھیلایا

گرم نالہ کی اوسکی سن آواز
بولا وہ موم دل بسوز و گداز

آہ کیون بیقرار ہی بیوہ
کسکا کرتی ہی تو یہان نوحہ

کسکا ہی درد تجھکو خستہ جگر
جو تو میری طرح سی ہی مضطر

کسکی دیکھی ہی نرگس فتان
جو تو ہی مثل کوہ کن گریان

کس سی دل بستہ ہی تو اے لاچار
جو تو فرہادسان ہی زار و نزار

کس پہ ہی رو پہ دلفگار ہی تو
کسکی فرقت مین بیقرار ہی تو

کس مسیحا کی نیم جان ہی تو
کون سی ماہ کی کتان ہی تو

تیرا محبوب کونسا ہی وہ گل
کون سی شاخ گل کی ہی بلبل

کس پری وش کا ہی تو دیوانہ
ہی تو کس شمع رو کی پروانہ

قمری کس قد رشک سرو کی ہی
دل فدا کون سی تذرو کی ہی

کس پہ مائل ہوا ہی دل تیرا
کس صنم نے لیا ہی دل تیرا

کس کے زلفون مین تو ہوئی اسیر
کسکی مژگان کی تو نے کھائی ہی تیر

کسکی ابرو کی تیغ کھائی ہے
کس پہ تیری طبیعت آئی ہی

کسکا تجھکو فراق ہی بیوہ
کسکا اشتیاق ہی بیوہ

جو تو رو رو کی زار زار یہان
مجھکو کرتی ہی بیقرار یہان

بولی کیا کچھ نہین ہی تجھکو خبر
عمر غفلت مین تو نے کاٹی گر

سنکی فرہاد نی آہ حزین | کہا ای وای کیا ہوا شیرین
ہای بس مجھکو کردیا مایوس | وای صد وای حیف صد افسوس
کیا ایک ایسا نالہ جانکن | کہ کلیجے مین ہوگیا روزن
سوز دل سی ایک آہ ایسی کے | کہ دہن پھنکیا جھلس گیا ہے
شور کرنی لگا بصد فغان | نوحہ کرنی لگا وہ سوختہ جان
ہای کیا یہہ چرخ تو نی کیا | عوض قند زہر مجھکو دیا
عمر کاٹی پہاڑ مین پیسنے | پھونک دی جان پہاڑ مین بیٹھے
سب یہ اوسکی لیئی اوٹھای رنج | کہ لگی گا وہ ہاتھ میری گنج
عوض گنج اژدہا نکلا | آخر اوس اژدہی نی مجھکو ڈسا
کان کہود کیا سدا ناشاد | از برای حصول لعل مراد
نکلی ہیری کی ایک دہانسی کنی | اوس سی آخر ہوئی جگر شکنی
ہوا ہر چند ساکن صحرا | کہ ملی کاش آہوی رعنا
نکلا وہانسی ہی ایک گرگ بزرگ | کہا گیا عاقبت مجھی وہ گرگ
بحر غم مین لگائی سو غوطی | کہ در عیش میری ہاتھ لگی
نکلا وہانسی نہنگ سخت دہن | ہوا اوسکی غذا مین سوختہ تن
ہای تو نی یہہ کیا کیا فرہاد | یونہین پچہ برس گئی برباد
ہای ای دلبر یگانہ من | وای ای نور چشم خانہ من
ہای ای طوطی سخن شیرین | وای ای بلبل حسین شیرین
ہای ای زیب محفل دوران | وای ای زینت زمین و زمان

۴۹

بی توشہ تلخکام سکینت | وای شیرین لب وزبان مبہات
تو مری اور یہہ جیی ناشاد | یہہ نہ ہرگز کبھی کری فریاد
کہہ کی یہہ اور آہ کر یکبار | تیشہ مارا ہی سر پہ آخر کار
سر سی تیشہ زمین پہ جا ٹھہرا | صدمہ عرش بریں پہ جا ٹھہرا
ڈر گیا لرزہ اک میل بمیل | ہلگیا تخت گاہ رب جلیل
ہوا بسمل جو وہ دل غمناک | جگر بیستون ہوا صد چاک
کہا کی تیشہ جو وہ زمین پہ گرا | بولا ہر سنگ کوہ واویلا
مر گیا وہ جو عاشق ناشاد | تہی ہر اک سمت شورش فریاد
آیا از بہر نوحہ ای سکین | سوی فرہاد چشمۂ شیرین
دامن کوہ سی یہہ آئی ندا | کوہکن آہ تلخکام موا
ہی مورخ سی یہہ ہوا معلوم | کہ موا جب وہ عاشق مغموم
دستۂ تیشہ سی اگا اک نخل | اسمین ہرگز نہیں ہی عقل کو دخل
شجر اوسکا انار کہتی ہین | ثمر خوشگوار کہتی ہین
دردسر کی غرض دوا تہا وہ | اور مدقوق کی شفا تہا وہ
قصہ کوتہ کہ جب موا فرہاد | ہوگیا قید رنج سی آزاد

در بیان خبر شدن مرگ فرہاد بشیرین و نوحہ و ماتم کردن او مع پرستاران

درد آمیز سا قیا دی تنگ | کہ می عیش سی ہوا جی تنگ
پہنچی شیرین کو جبکہ اوسکی خبر | ہوگیا تلخ اوسکو شیر و شکر

نہ وہ نالہ ہی اور نہ زاری ہے — نہ وہ افغان نہ بیقراری ہے

نہ وہ حملہ ہی بیستون کی ساتھہ — نہ وہ تیشہ زنی نہ زور کی ہاتھہ

نہ وہ تیشہ زنی ہی ساتھہ اوسکے — اور نہ وہ کہہ کنی ہی ساتھہ اوسکے

لاش افتادہ گرد چہری پہ — سرخی خون ہی زرد چہری پہ

خاک تن پہ ہی نے پیرتن ہی خاک — چین سی ہی پڑا وہ عاشق پاک

خون جو جابجا تہا اوسکی بہا — نقش ہر جا تہا نام شیرین کا

سنگ تہا لوح خون تہا شجرف — نام شیرین کی تہی لکہی ست حرف

ہوئی بی اختیار دیکہہ اوسی — روئی بس ڈاڑہ مار دیکہہ اوسی

کہا ای وای تو موا فرہاد — اور مین رہگئی دل ناشاد

جو کہا تہا سو وہی تونی کیا — مفت مین ہای اپنی جی کو دیا

میری مرنی کی جہوٹ سنکی خبر — سچ ہی تو مرگیا میری دلبر

پہلی معلوم تو کیا ہوتا — ساتھہ ہی تونی مجہی دیا ہوتا

رباعی

چہوڑکر مجہکو مرگیا تو ہای — ہای کیا کام کرگیا تو ہای

کسطرف جا کی دل کو بہلاؤن — ہای عاشق کدہر گیا تو ہای

غزل فارسی

شربت مرگ خوردہ فرہاد — ای من ای تلخ کردہ فرہاد

بیتو کی زندگی کنم ہیہات — صبر و آرام بردہ فرہاد

تیشہ بر خود نخوردہ لیکن — از دلم خون فشردہ فرہاد

ہی یہی بسکہ گریہ شیرین | کہ ہو تجہیز اسکی اور تکفین
الغرض اوسکو وہان کیا مدفون | تہا وہ افتادہ جسجگہ پر خون
بادشاہ ہونکا جیسا ہو آئین | اوس طرحسی اوسی کیا تدفین
مقبرہ ایک بنا کی شام و پگاہ | اپنا اوسکو کیا زیارت گاہ
وہ زیارت تہی اوسکا غم خانہ | وہی درگہہ ہی حرم خانہ
ہی یہہ کیا خوب مرگ عاشق زار | ہوی معشوق پاسبان مزار
ایسا رتبہ ملی جو ہمسکو کبہی | جان شیرین فدا کرین ہم ہی
اثر عشق دیکہو سکین | ہوی فرہاد عاقبت شیرین
مرتبہ عشق کا ہی سب سی بلند | خستہ جانونکو اوس سی ہے پیوند
جا ہی دلمین عشق کا کچہہ درد | ہوی کیسا ہی یہہ بموجب فرد
شغل بہتر ہی عشق بازی کا | کیا حقیقی ہو کیا مجازی کا
ہو مجازی ہی ہی جسکو ہی اچہا | اور حقیقی ہو پہر تو کیا کہنا
عشق مین اوسکی جب میزان | عشق جب اوسکا ہو تو پہر دیکہو
پاون رکہی نہ پہر زمین اوپر | پہنچی افلاک سی کہین اوپر
رکہی آنکہون پہ اپنی اسکو فلک | تہ فلک اوسکا بام ہو بیشک
یہہ سمجہتا ہی گر تو اہی سکین | تو نگر عشق مین اب اوسکی کہین
جسکو ہی عشق ہی وہی انسان | ورنہ بی عشق بدتر از حیوان
تہا جو سینہ مین کچہہ نشانہ عشق | تو یہہ مینی کہا فسانہ عشق

در بیان توصیف تصنیف کتاب و عجز و مسکینی

بسکہ پر نور ہی یہہ چشمہ شیر — ہی ہر اک موج اسکی بدر منیر
ہی یہہ وہ داستان سخن — میر ہاوی نہ جسکو اور حسن
ہی رجا اوسمین جو کوئی دیکھی — بی تامل نہ اعتراض کرے
خوب معنی مین پہلی کرلی غور — کہ مضامین اسکا ہی کس طور
بعدہ اختیار ہی اوسکو — خواہ وہ بد کہی دیا اسکو
یون جو دانا پہر اوسکو دیکھیگا — عیب بینک نہین نکالیگا
ہی یہہ پند اونکو جو ہین اہل شعور — ورنہ نادان کا یہان نہین مذکور
کام نیکو نکا ہی نکوئی سے — عیب جو کو ہی عیب جوئی سے
وصف اہل نظر نگاہ کرین — نہ کہ بس عیب پر نگاہ کرین
دیکھین اس آینہ کو اہل کمال — کہ نمایان ہی اسمین حسن و جمال
ہی یہہ صاف آینہ سراپا — لفظ لفظ اوسکا ہی آئینہ
جسکا جی چاہی دیکھ کر اسکو — دیکھ لے اپنی شکل جیسی ہو
ہی یہہ امید اہل معنے سی — کہ خطا دیکھی اور چھپا دیوے
کہ خطا سی نہین کوئی خالی — ہی خطا سبکا جوہر ذاتی
ہی مرکب خطا سی سب انسان — کیون نہ جوہر پہر اپنا ہو نسیان
ق
اور جو ہوین معترض بعین صواب — تو یہہ بس نقل ہی انہو نکا جواب
قیل ان الالہ ذو ولد — قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجی اللہ والرسول معا — من لسان الوری فکیف انا
چہوڑ اس گفتگو کو اے مسکین — ختم کر جلد قصہ شیرین

٥٣

الحمد للہ والمنہ کہ این قصۂ عجیب
و داستان غریب یعنی
مثنوی شیرین و خسرو و فرہاد
تصنیف میان مسکین شاہ
... باہتمام
... خلف
حاجی محمد مصطفی خان روشن خان
غفرلہما المنان در بیت السلطنت لکھنؤ
محلہ محمود نگر زیر کرسی واقع
بتاریخ بست و پنجم
شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳
ہجری ... انطباع پوشید

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع ... نصیر سلمہ اللہ ... ۵۴

...

یعنی اس طور سی یہہ ہی تحریر	کوثر و سلسبیل و چشمۂ شیر

قطعۂ تاریخ تصنیف غلام مولا خان

ایک مشفق ہین بس فصیح زبان	نام اونکا غلام مولا خان
شعر مین اونکی ایک ملاحت ہی	اور تقریر مین فصاحت ہی
اسکی تاریخ یہہ انہون نی کہی	داستان بانمک ہی شیرین کی

قطعۂ تاریخ تصنیف شیخ عبد الوحد

قصۂ دلکش و راحت بخش	خاص تصنیف حضرت مسکین
مشتمل داستان رنگارنگ	ذکر فرہاد و خسرو و شیرین
ہوگیا پڑہتی ہی میری واحد	صفحۂ دل پہ مثل نقش نگین
مینی بی اختیار یہہ چاہا	کہئی تاریخ اسکی ایک رنگین
ہاتف غیب سی ہوئی یہہ ندا	خوب کی چاہ واہ ای شیرین

دعا در باب مغفرت خود

یا الہی بقا ہی تیری لئی	ابتدا انتہا ہی تیری لئی
ہی توہی باطن اور توہی ظاہر	ہی توہی اول اور توہی آخر

ای خداوند ہر یگانہ و غیر
کیجو مسکین کا خاتمہ بالخیر

2238

تمت